Rs 6

اصلی کلمہ اسلام

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ مدد

نظامِ خلافتِ راشدہ زندہ باد

حق چار یار رضی اللہ عنہم

سُنّی شیعہ متفقہ ترجمہ قرآن

کا

عظیم فتنہ

از قلم

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ

امیر تحریک خدام اہل سنت پاکستان

(ناشر)

تحریک خدام اہل سنت چکوال پاکستان

قیمت [redacted] روپے

Www.Ahlehaq.Com

www.jmmpak.tk

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

فہرست عنوانات

عنوان	صفحہ
سُنّی شیعہ متفقہ ترجمہ قرآن کا عظیم فتنہ	۳
عقیدہ امامت اور کلمہ شیعہ	۳
شیعہ تراجم اور عقیدہ امامت	۴
عقیدہ رجعت اور قرآن۔	۵
رجعت میں کیا ہوگا۔	۷
شیعہ تقیہ اور قرآن	۸
شیعہ متعہ اور قرآن	۹
پاؤں کا مسح اور قرآن	۱۱
شیعہ تحریف قرآن کے قائل ہیں	۱۳
کتاب فصل الخطاب	۱۴
پاکستان کے شیعہ علماء بھی تحریف کے قائل ہیں	۱۵
میں بھی قرآن جیسی کتاب لکھ سکتا ہوں (شیعہ مناظر مرزا احمد علی)	۱۶
ماہنامہ خیر العمل اور تحریف قرآن	۱۷
کیا حکومت قرآن کی حفاظت چاہتی ہے۔	۲۱
ایران کا تحریف شدہ قرآن	۲۲
متفقہ ترجمہ قرآن کی تجویز شہنشاہ اکبر کے دین الٰہی سے خطرناک ہے	۲۲
خلفائے ثلثہ مومن نہ تھے۔ (شیعہ مجتہد ڈھکو)	۲۴
خلفائے ثلثہ اپنے چیلوں کے ساتھ جہنم میں جائیں گے۔ شیعہ ترجمہ قرآن	۲۴
تبصرہ	۲۶
حکومت کچھ تو سمجھے۔	۲۷
خدام اہل سنت والجماعت کی دعاء	۲۸

Www.Ahlehaq.Com
www.jmmpak.tk

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | یا اللہ مدد | نظام خلافت راشدہ زندہ باد | حق چار یار رضی اللہ عنہم

سنی شیعہ متفقہ ترجمہ قرآن کا عظیم فتنہ

Www.Ahlehaq.com
www.jmmpak.tk

اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے اہل سنت اور اہل تشیع کے علماء کی ایک مشترکہ کمیٹی مقرر کی ہے جو قرآن مجید کا ایسا ترجمہ کریں گے جو اہل السنت و الجماعت اور شیعہ دونوں فرقوں کے لئے قابل قبول ہو۔ یہ تجویز گو بظاہر اچھی معلوم ہوتی ہے لیکن بحقیقت یہ ملت اسلامیہ کے لئے بہت زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ مسلمانان اہل سنت اور شیعوں کے مابین نہ صرف فروعی بلکہ بنیادی اور اصولی اختلاف پایا جاتا ہے۔ چنانچہ شیعہ مذہب کے عقائد میں سے عقیدہ امامت۔ رجعت۔ تحریف قرآن۔ تقیہ۔ متعہ۔ تبرا وغیرہ ایسے عقائد ہیں جو کتاب و سنت کے خلاف ہیں لیکن شیعہ انہی عقائد کو کتاب و سنت پر مبنی قرار دیتے ہیں۔ تو پھر قرآن کا ایسا ترجمہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔ جس سے مذکورہ شیعہ عقائد بھی ثابت کئے جائیں اور اہل السنت والجماعت بھی مطمئن ہو جائیں۔ — ایں خیال است و محال است و جنوں۔

عقیدہ امامت اور کلمہ شیعہ

شیعہ اثنا عشریہ کے نزدیک منصب امامت منصب نبوت سے افضل ہے۔ العیاذ باللہ۔

چنانچہ شیعہ رئیس المحدثین علامہ باقر مجلسی لکھتے ہیں:۔ مرتبہ امامت مرتبہ پیغمبری سے بالاتر ہے (حیات القلوب مترجم جلد سوم باب اول در باب امامت۔ ناشر امامیہ کتب خانہ

موچی دروازہ لاہور)

اور اسی عقیدہ امامت کی بنا پر شیعوں کے نزدیک بارہ امام (حضرت علیؓ سے لیکر حضرت مہدی تک) انبیائے سابقین علیہم السلام سے افضل ہیں اور اسی وجہ سے شیعوں نے کلمۂ اسلام میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے بعد علی ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفتہ بلا فصل کا اضافہ کر لیا ہے اور اذان میں بھی وہ حضرت علی المرتضیٰؓ کے متعلق خلیفتہ بلا فصل کا اعلان کرتے ہیں۔

شیعہ مترجم اور عقیدۂ امامت

قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تذکرہ میں ہے۔ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (سورۃ الزخرف آیت ۲۸) حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے اس آیت کا ترجمہ یہ لکھا ہے:- اور (وصیت کے ذریعہ) وہ اس (عقیدہ) کو اپنی اولاد میں (بھی) ایک قائم رہنے والی بات کر گئے۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب اس کی تشریح یہ لکھتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اپنے عقیدہ توحید کو انہوں نے اپنی ذات ہی تک محدود نہیں رکھا بلکہ اپنی اولاد کو بھی اسی عقیدے پر قائم رہنے کی وصیت فرمائی (تفسیر معارف القرآن)

لیکن شیعہ مترجم مولوی امداد حسین کاظمی نے اس آیت کا یہ ترجمہ لکھا ہے۔

"اور اس نے اسے اپنی اولاد میں باقی رہنے والا کلمہ قرار دیا تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے رہیں"

حاشیہ پر مترجم موصوف بحوالہ تفسیر مجمع البیان وتفسیر صافی لکھتے ہیں:-

امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ یہ آیت ہماری شان میں نازل ہوئی ہے۔

اور مطلب یہ ہے کہ امامت قیامت تک اولاد حسین میں باقی رہے گی"

WwW.Ahlehaq.com
www.jmmpak.tk

اور مشہور شیعہ مفسر مولوی مقبول احمد دہلوی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں۔

تفسیر قمی میں ہے کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ ائمہ دنیا میں پھر تشریف لائیں گے۔

(۲) آیت وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ (سورۃ الانعام ع۲)

حکیم الامت مولانا تھانویؒ نے اس آیت کا ترجمہ یہ لکھا ہے کہ:- میرے پاس یہ قرآن بطور وحی کے بھیجا گیا ہے تاکہ میں اس قرآن کے ذریعہ تم کو اور جس جس کو یہ قرآن پہنچے ان سب کو (اللہ کی وعیدوں سے) ڈراؤں"

لیکن شیعہ مترجم مولوی امداد حسین کاظمی لکھتے ہیں۔ اور یہ قرآن میری طرف وحی کیا گیا ہے۔ تاکہ میں اس کے ذریعہ تم کو ڈراؤں اور (میرے بعد) وہ ڈرائے جس کو (یہ قرآن) پہنچے" اور حاشیہ پر لکھتے ہیں۔ تفسیر صافی پر بحوالہ مجمع البیان وکافی و تفسیر عیاشی جناب امام جعفر صادق سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ مَنْ بَلَغَ آل محمد سے امام ہوتا رہے گا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قرآن کے ذریعہ لوگوں کو اس طرح ڈرائے گا جس طرح آنحضرت صلعم ڈرایا کرتے تھے۔"

اہل علم جانتے ہیں کہ مذکورہ بالا دونوں آیتوں کا عقیدہ امامت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور شیعہ مترجمین نے خواہ مخواہ ان سے عقیدہ امامت ایجاد کر لیا ہے۔ اسی طرح شیعہ مترجمین اور مفسرین نے قرآن مجید کی سینکڑوں آیات سے اپنا عقیدہ امامت ثابت کرنے کی مذموم کوشش کی ہے۔ حالانکہ قرآن مجید کی کسی ایک آیت سے بھی ان کا مزعومہ عقیدہ امامت ثابت نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ رجعت اور قرآن

شیعہ امامیہ کا ایک من گھڑت عقیدہ رجعت کا بھی ہے چنانچہ اصول و فروع کافی کے مترجم مولوی ظفر حسن امروہوی لکھتے ہیں:- ہمارا عقیدہ ہے کہ قیامت صغریٰ

میں جو قیامت کبریٰ سے پہلے ہوگی کچھ لوگ زندہ کئے جائینگے یہ زمانہ حضرت حجت (یعنی امام مہدی) کے ظہور کا ہوگا جن لوگوں نے اولاد رسول پر ظلم کیا ہوگا اُن سے بدلہ لیا جائے گا (عقائد الشیعہ ص۵۶) اور اس باطل عقیدہ رجعت کو بھی شیعہ علماء قرآن سے ثابت مانتے ہیں۔

چنانچہ اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یَاْتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا۔ (سورۃ بقرہ آیت ۱۴۸) کا ترجمہ مشہور شیعہ مترجم مولوی فرمان علی نے یہ لکھا ہے کہ تم جہاں کہیں ہوگے خدا تم سب کو اپنی طرف لے آئیگا۔ اور اس کے تحت حاشیہ میں یہ نکتہ سنجی کی ہے کہ اس سے اشارہ ہے رجعت اور ظہور امام عصر مہدی آخرالزماں کی طرف اگرچہ عقل کے دشمن اس میں بھی بات کا بتنگڑ بناتے ہیں الخ

اور شیعہ مترجم مولوی امداد حسین کاظمی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں۔ اکمال الدین اور تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ یہ آیت قائم آل محمد (یعنی امام مہدی کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو رات کو اپنے بستروں سے مفقود ہوجائیں گے۔ اور صبح انہیں مکہ معظمہ میں ہوگی اور بعضے ان میں سے دن دھاڑے بادلوں کی سواری پر جائیں گے۔ الخ

(تفسیر المتقین) (۲) آیت قَالُوْا رَبَّنَا اَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ وَاَحْیَیْتَنَا اثْنَتَیْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا الایۃ المومن۔ آیت کا ترجمہ تو مولوی فرمان علی یہ لکھتے ہیں:۔ وہ لوگ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار تو ہم کو دو بار مار چکا اور دو بار زندہ کر چکا تو اب ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں۔ پھر اس کے تحت حاشیہ میں لکھتے ہیں: پہلی موت سے دنیاوی زندگی کے بعد کی موت مراد ہے۔ اور دوسری موت سے رجعت کے بعد کی اور پہلی دفعہ زندہ کرنے سے رجعت کا زندہ کرنا اور دوسری دفعہ

زندہ کرنے سے قیامت میں زندہ کرنا ہے" اور مولوی امداد حسین کاظمی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں۔ تفسیر صافی ص۳۴۳ پر بحوالہ تفسیر قمی امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ان لوگوں کا یہ قول زمانہ رجعت میں ہوگا۔"

اور پاکستان کے ایک اور شیعہ مجتہد مولوی محمد حسین ڈھکو (مقیم سرگودہا) بعنوان رجعت کا اثبات قرآن کی روشنی میں" حسب ذیل آیت پیش کرتے ہیں وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ۔ تاکہ ہم ان لوگوں کو بڑے عذاب سے پہلے چھوٹے عذاب کا ذائقہ چکھائیں، (السجدۃ آیت ۲۱) (تجلیات صداقت ص۵۰۰)

اور شیعہ مفسر مولوی مقبول احمد دہلوی نے بھی اس آیت کے تحت لکھا ہے تفسیر قمی میں ہے کہ۔ العذاب الادنیٰ سے مراد ہے زمانہ رجعت میں تلوار کا عذاب جو جناب صاحب الامر (یعنی امام مہدی) کے ہاتھ سے آنحضرت کے مخالفوں کو چکھنا پڑے گا۔ اور سورۃ السجدہ کی آخری آیات قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ کے تحت مولوی مقبول احمد لکھتے ہیں۔ اور وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ یہ فیصلہ کب ہوگا، تم یہ کہہ دو کہ فتح کے دن ان لوگوں کو جو کافر ہو گئے ان کا ایمان کچھ فائدہ نہ دے گا)

تفسیر قمی میں ہے کہ یہ ایک مثل ہے جو خدا تعالےٰ نے رجعت کے بارے میں اور جناب قائم آل محمد (یعنی امام مہدی) کے بارے میں بیان فرمائی الخ اسی طرح دیگر آیات سے شیعہ مفسرین نے اپنا عقیدہ رجعت اختراع کیا ہے۔ حالانکہ شیعوں کا مخصوص عقیدہ رجعت قرآن حکیم کی کسی آیت سے ثابت نہیں ہو سکتا۔

رجعت میں کیا ہوگا شیعہ رئیس المحدثین باقر مجلسی لکھتے ہیں۔ جب

امام مہدی ظاہر ہونگے عائشہؓ کو زندہ کر کے ان پر حد جاری کریں گے۔
(حق الیقین مترجم اردو مطبوعہ لاہور صـ۳۴۷)

(ب) جب امام مہدی ظاہر ہوں گے سب سے پہلے ان کی بیعت حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کریں گے پھر حضرت علی" (ایضاً صـ۳۴۷) لَاحَولَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ

(ج) جس وقت قائم (یعنی امام مہدی) ظاہر ہوں گے کافروں سے پہلے وہ شیعوں سے ابتدا کریں گے۔ اور ان کو علماء سمیت قتل کریں گے" (ایضاً حق الیقین صـ۵۲۷)

(د) امام جعفر صادق کی طرف ایک طویل من گھڑت روایت منسوب کی ہے جس میں لکھا ہے کہ امام مہدی ابو بکر اور عمر کو ہزار مرتبہ زندہ کریں گے اور قتل کریں گے" (حق الیقین مطبوعہ طہران صـ۳۴۲) باب دراثبات رجعت)

شیعہ تقیہ اور قرآن

شیعہ مذہب کا ایک خاص بنیادی عقیدہ تقیہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے قلبی اعتقاد کے خلاف زبان سے خلاف حق بات کا اظہار کرے تو اس پر بہت زیادہ اجر ملتا ہے۔ چنانچہ شیعہ مذہب کی اصح الکتب اصول کافی میں یہ روایت ہے کہ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ میرا دین ہے اور میرے آباؤ اجداد کا دین ہے جس کیلئے تقیہ نہیں اس کیلئے دین نہیں۔ (شافی ترجمہ اصول کافی جلد دوم باب ۹۷ تقیہ صـ۲۴۳)

اور دور حاضر کے شیعہ امام خمینی نے بھی اپنے ائمہ اہل بیت کو تقیہ کا مرتکب قرار دیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:۔ اور کبھی حالات ایسے ہوتے کہ امام حقائق کو بیان نہ کر پاتے اور ایک مطلب بیان کرتے اور اس کے بعد اس کے مخالف حکم صادر فرماتے

سی دو پہلو رکھتی ہیں اور ایک دوسرے سے معارض نظر آتی ہیں" (حکومت اسلامی ترجمہ ص۲۶)

اور شیعہ مفسرین نے اپنا عقیدہ تقیہ بھی قرآن سے نکال لیا ہے۔ چنانچہ پارہ ۳ سورۃ آل عمران آیت ۲۸ — اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ط کے تحت مولوی فرمان علی لکھتے ہیں۔ اس سے تقیہ کا حکم ثابت ہے۔ کیونکہ یہی خدا اور اس کے انبیاء اور ائمہ اور اخلاق حکماء کا دین ہے۔ اور مولوی امداد حسین کاظمی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں۔ تفسیر صافی میں احتجاج طبرسی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ جناب امیر المؤمنین یعنی حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔ خداوند تعالیٰ ہمیں اپنے دین میں تقیہ استعمال کرنے کا حکم دیتا ہے۔ کیونکہ وہ فرماتا ہے:۔ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً" اور شیعہ مفسر مولوی مقبول احمد دہلوی نے اس آیت کے تحت لکھا ہے کہ:۔ بعض قاریوں نے حسب تنزیل خدا اس کو تقیہ پڑھا ہے اور اگر تقاۃ بھی پڑھا جائے تب بھی معنی اس کے تقیہ ہی کے ہوں گے صرف چالاکی یہ کی گئی ہے کہ تقاۃ پڑھنے کا مقصد یہ ہے کہ عوام الناس کو یہ دھوکہ دیا جائے کہ لفظ تقیہ قرآن مجید میں نہیں ہے اور مولوی مقبول صاحب کا مطلب یہ ہے کہ اصل وحی میں تو تقیہ کا لفظ تھا لیکن صحابہ کرام نے اس کی جگہ تقاۃ لکھ دیا۔ العیاذ باللہ

شیعہ متعہ اور قرآن

پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۲۴ میں ہے۔ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ط

پھر (نکاح ہو جانے کے بعد) جس طریق سے تم ان عورتوں سے متمتع ہوئے ہو سو ان کو (ان کے عوض) ان کے مہر دو جو مقرر ہو چکے ہیں"

ترجمہ مولانا تھانوی، پھر جس کو کام میں لائے تم ان عورتوں میں سے تو ان کو دو ان کے حق جو مقرر ہوئے۔

اور آیت مذکورہ کا ترجمہ مولوی فرمان علی شیعہ یہ لکھتے ہیں:۔ ہاں جن عورتوں سے

www.Ahlehaq.com
www.jmmpak.tk

تم نے متعہ کیا ہو۔ تو انہیں جو مہر متعین کیا ہے۔ دیدو۔

اور شیعی مفسر مولوی مقبول احمد دہلوی نے اس کا ترجمہ یہ لکھا ہے۔ پھر ان میں سے جس سے تم متعہ کرو تو مقرر کیا ہوا مہر ان کو دو۔ اس کے حاشیہ میں لکھتے ہیں۔ امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ متعہ کی اجازت قرآن مجید میں نازل ہوئی اور سنت رسول خدا کے ذریعہ سے اس کا اجراء ہوا اور مولوی امداد حسین کاظمی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں یہ آیت متعہ کے حلال ہونے پر واضح دلالت کرتی ہے ۔۔۔ تفسیر صافی صفحہ ۱۰۶ پر بحوالہ کافی امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی۔ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ اِلٰی اَجَلٍ مُسَمًّی الخ۔ تو گویا شیعوں کے نزدیک صحابہ کرام نے اِلٰی اَجَلٍ مُسَمًّی کے الفاظ قرآن سے نکال دیئے۔ العیاذ باللہ۔ شیعہ مذہب میں متعہ یہ ہے کہ وہ غیر محرم مرد و عورت کچھ لے دے کے ایک مدت مقرر کریں اور آپس میں صحبت کرتے رہیں اور اس میں گواہوں کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ تو کیا زنا بالرضا اور اس متعہ میں کوئی فرق باقی رہ جاتا ہے۔ اور طرفہ یہ ہے کہ اس متعہ کا ثواب اتنا ہے جو کسی اور عبادت میں نہیں ہے۔

(۱) چنانچہ شیعہ رئیس المجتہدین علامہ باقر مجلسی لکھتے ہیں (رسول خدا نے فرمایا) میں تم کو متعہ کرنے کا حکم دیتا ہوں تاکہ میرے بعد اور میرے زمانے میں یہ میری سنت رہے، جو متعہ کرنے سے منکر ہو اس نے مجھ سے مخالفت کی (عجالہ حسنہ ص ۱۶)

(ب) رسول خدا نے حضرت علیؑ سے متعہ کا ثواب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ۔۔ جس وقت (وہ) فارغ ہو کے غسل کرتے ہیں باری تعالیٰ عز اسمہ ہر قطرہ سے (جو ان کے جسم سے جدا ہوتا ہے) ایک ایسا ملک (فرشتہ) خلق کرتا ہے

www.Ahlehaq.com
www.jmmpak.tk

www.Ahlehaq.com

جو قیامت تک تسبیح و تقدیس ایزدی بجا لاتا ہے۔ اور اس کا ثواب ان کو پہنچتا ہے۔

(ج) لاہور کے مشہور شیعہ مجتہد علی الحائری کے والد ابو القاسم رضوی نے اپنی کتاب برہان المتعہ میں یہ ایک روایت لکھی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایک بار متعہ کیا اس کا درجہ حضرت حسین کی مانند ہے جس نے دو بار متعہ کیا اس کا درجہ حضرت حسن کے درجہ کی مانند جس نے تین بار متعہ کیا۔ اس کا درجہ حضرت علی کے درجہ کی مانند اور جس نے چار بار متعہ کیا اس کا درجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درجہ کی مانند ہے"

العیاذ باللہ۔ اور یہی حدیث شیعوں کی متند تفسیر منہج الصادقین میں بھی منقول ہے۔ یہ ہے شیعہ مذہب کا متعہ اور اس کے مخصوص فضائل جس کو وہ قرآن سے ثابت مانتے ہیں حالانکہ جو نکاح متعہ اسلام سے پہلے رائج تھا۔ وہ نکاح موقت ہوتا تھا اور اس میں گواہ بھی ہوتے تھے۔ اسلام میں بھی ایسے متعہ کا کوئی ثبوت نہیں ہے جس میں گواہ بھی نہ ہوں۔

پاؤں کا مسح اور قرآن

شیعہ مذہب میں وضوء میں پاؤں کا دھونا فرض نہیں بلکہ مسح فرض ہے اور اس کو بھی وہ قرآن کی حسب ذیل آیت سے ثابت کرتے ہیں۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ

(سورۃ المائدہ آیت ۶)

(اے ایمان لانے والو جب تم نماز کے لئے آمادہ ہو تو اپنے منہ دھو ڈالو اور اپنے ہاتھ کہنیوں سمیت اور اپنے سروں کے بعض حصہ کا اور ٹخنوں تک پاؤں کا مسح کر لو۔

(ترجمہ مولوی مقبول احمد دہلوی)

www.jmmpak.tk

Www.Ahlehaq.Com

اس آیت کے حاشیہ پر لکھتے ہیں۔ امام محمد باقر نے اپنے ہاتھوں کی تری سے سر مبارک کا اور دونوں پائے مبارک کا مسح کیا اور مسح کے لئے کوئی جدید پانی نہ لیا۔

(۲) اور اپنے پیروں کا اور ٹخنوں تک پاؤں کا مسح کر لیا کرو۔

ترجمہ مولوی فرمان علی۔ (۳) اور مسح کرو اپنے سروں کے کچھ حصّہ کا اور اپنے پاؤں کا (مولوی امداد حسین کاظمی)

اور اہل السنت والجماعت میں سے حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی اس کا ترجمہ یہ کرتے ہیں۔ اور اپنے سروں پر ہاتھ پھیرو اور اپنے پیروں کو بھی ٹخنوں سمیت دھوؤ" مذہب اہل السنت والجماعت میں اس آیت سے وضو میں پاؤں کا دھونا ثابت ہوتا ہے اور یہی حق ہے لیکن ساری ملت کے خلاف شیعہ پاؤں کا دھونا فرض نہیں قرار دیتے یعنی شیعہ مذہب کا بنیادی اور اصولی اختلاف شیعہ تراجم قرآن سے ہی واضح ہو جاتا ہے کہ جن عقائد و مسائل کو وہ قرآن سے ثابت کرنے کی بے بنیاد کوشش کرتے ہیں مسلمانان اہل السنت والجماعت انہی کو خلاف اسلام و قرآن قرار دیتے ہیں۔ پھر سنی شیعہ متفقہ ترجمہ قرآن کی کیا صورت ہو سکتی ہے :-

شیعہ تحریف قرآن کے قائل ہیں

مذکورہ بالا اختلاف عقائد تو اس صورت میں ہی پایا جاتا ہے جبکہ شیعہ موجودہ قرآن کو صحیح اور غیر محرف مانتے ہوں لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس قرآن حکیم کے متفقہ ترجمہ کرانے کی فکر حکومت کو دامنگیر ہے شیعہ امامیہ اس کو محرف اور مبدل مانتے ہیں اور ان کا عقیدہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اصلی قرآن میں کمی و بیشی کر دی تھی۔ اور اصلی قرآن وہ ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جمع کیا تھا اور وہ اب امام مہدی کے پاس

www.Jimmpak.tk

موجود ہے جو تیسری صدی ہجری سے ایک غار میں روپوش ہیں۔ قرب قیامت میں جب آپ ظاہر ہوں گے تو اصلی قرآن بھی آپ کے ساتھ ظہور پذیر ہو گا چنانچہ

(۱) شیعہ مذہب کی اصح الکتب اصول کافی میں تصریح ہے کہ راوی کہتا ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابو عبداللہ (یعنی امام جعفر صادق) علیہ السلام کے سامنے قرآن پڑھا۔ میں کان لگا کر سن رہا تھا۔ اس کی قرأت عام لوگوں کی قرأت کے خلاف تھی۔ حضرت نے فرمایا۔ اس طرح نہ پڑھو۔ بلکہ جیسے سب لوگ پڑھتے ہیں تم بھی پڑھو۔ جب تک ظہور قائم آل محمد (یعنی امام مہدی) نہ ہو جب ظہور ہو گا۔ تو وہ قرآن کو صحیح صورت میں تلاوت کریں گے اور اس قرآن کو نکالیں گے جو حضرت علی علیہ السلام نے اپنے لئے لکھا تھا۔ اور فرمایا جب حضرت علی جمع قرآن اور اس کی کتابت سے فارغ ہوئے تھے تو آپ نے اس کو حکومت کے سامنے پیش کر کے فرمایا یہ ہے کتاب اللہ جس کو میں نے اس ترتیب سے جمع کیا ہے جس طرح حضرت رسول خدا پر نازل ہوا تھا۔ میں نے اس کو دو لوحوں (لوحِ دل کا اور لوح مکتوب) سے جمع کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہمارے پاس جامع قرآن موجود ہے ہمیں آپ کے قرآن کی ضرورت نہیں۔ حضرت نے فرمایا بخدا اس کے بعد اب تم بھی اس کو نہ دیکھو گے۔ میرا فرض ہے کہ میں تم کو اس سے آگاہ کر دوں تاکہ تم اس کو پڑھو۔" (شافی ترجمہ اصول کافی جلد دوم کتاب فضل القرآن ص ۲۳۱) اصول کافی کے مترجم شیعہ ادیب مولوی ظفر حسن امروہوی ہیں انہوں نے ترجمہ میں بھی جو مغالطہ دیا ہے اس کی نشاندہی میں نے اپنی کتاب "سنی مذہب حق ہے" ص ۲۵ پر کر دی ہے۔

(۲) شیعہ رئیس المحدثین علامہ باقر مجلسی لکھتے ہیں :-

ابو بکر نے جناب امیر کو بیعت کیلئے بلایا جناب امیر نے فرمایا میں نے قسم کھائی ہے

جب تک قرآن جمع نہ کرلوں گھر سے باہر نہ آؤں اور چادر کندھے پہ نہ ڈالوں۔ بعد چند روز کے فرقانِ ناطق یعنی جنابِ امیر نے قرآن کو جمع فرمایا۔ اور جزدان میں رکھ کر سربمہر کردیا۔ پھر مسجد میں تشریف لاکر مجمع مہاجرین و انصار میں ندا فرمائی کہ اے گروہ مردمان جب میں دفن پیغمبر آخرالزمان سے فارغ ہوا۔ بحکم آنحضرت قرآن جمع کرنے میں مشغول ہوا اور جمیع آیات و سورہ ہائے قرآن کو میں نے جمع کیا اور کوئی آیہ آسمان سے نازل نہ ہوا جو حضرت نے مجھے نہ سنایا ہو اور اس کی تعلیم مجھے نہ کی ہو۔ چونکہ اس قرآن میں چند آیات کفر و نفاق منافقین قوم و آیات نص خلافتِ جنابِ امیر پر صریح تھے اس وجہ سے خلافت... نے اس قرآن سے انکار کردیا۔ جنابِ امیر خشمناک اپنے حجرہ طاہرہ کی طرف تشریف لے گئے اور فرمایا اب اس قرآن کو تم لوگ تا ظہور قائم آلِ محمد نہ دیکھو گے

(جلاء العیون مترجم اردو جلد اول ص ۲۰۳ - ناشر شیعہ جنرل بک ایجنسی اندرون موچی دروازہ لاہور)

اس سے ثابت ہوا کہ شیعہ صرف قرآنی آیات و سور کی ترتیب میں تبدیلی کے قائل ہی نہیں بلکہ ان کا عقیدہ ہے کہ صحابہ کرام نے کئی آیات قرآن سے نکال دی ہیں معاذاللہ

اور ملا یعقوب کلینی کی مؤلفہ اصول و فروع کافی میں سینکڑوں روایات ایسی منقول ہیں جن میں تصریح ہے کہ فلاں فلاں آیات اصلی قرآن میں تھیں جن کو موجودہ قرآن سے حذف کردیا گیا ہے۔ مثلاً (۱) راوی کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے میرے پاس ایک قرآن بھیجا اور کہا - اس کی نقل نہ کرنا - میں نے اسے کھولا اور دیکھا - اس میں سورۃ بینہ (پ ۳۰) لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا میں قریش کے ستر آدمیوں کے نام مع ان کے باپوں کے نام سے لکھے تھے پھر کسی کو میرے پاس بھیج کر کہا کہ یہ قرآن مجھے واپس بھیج دو۔ (شافی ترجمہ اصول کافی جلد دوم ص ۶۲۹)

کتاب فصل الخطاب

ایک شیعہ مجتہد علامہ حسین بن محمد تقی النوری متوفی

www.Ahlehaq.com
www.jmmpak.tk

۱۳۲۰ھ نے ایک کتاب بنام فصل الخطاب فی تحریف کتاب رب الارباب تصنیف کی ہے جس میں اس نے پورے زور و شور سے یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ قرآن مجید میں ہر قسم کی تحریف کی گئی ہے۔ چنانچہ انہوں نے لکھا ہے کہ وہی کثیرۃ جداً قال السید نعمۃ اللہ الجزائری فی بعض مؤلفاتہ کما حکی عنہ ان الاخبار الدالۃ علی ذلک تزید علی الفی حدیث وادعی استفاضتھا جماعۃ کالمفید والمحقق الداماد والعلامۃ المجلسی وغیرھم بل الشیخ ایضاً صرح فی التبیان بکثرتھا بل ادعی تواترھا جماعۃ یاتی ذکرھم (ص ۲۲) (یعنی جو احادیث قرآن میں تحریف ہونے پر دلالت کرتی ہیں وہ بہت زیادہ ہیں۔ حتیٰ کہ سید نعمت اللہ الجزائری نے اپنی بعض تصانیف میں لکھا ہے کہ جو احادیث قرآن میں تحریف ہونے پر دلالت کرتی ہیں وہ دو ہزار سے بھی زیادہ ہیں اور ایک جماعت نے ان احادیث کے مستفیض ہونے کا بھی دعویٰ کیا ہے مثلاً مفید۔ محقق داماد۔ علامہ مجلسی وغیرہ۔ بلکہ شیخ طوسی نے بھی اپنی تفسیر التبیان میں بھی احادیث کی کثرت کا دعویٰ کیا ہے بلکہ ایک جماعت نے ان احادیث کے متواتر ہونے کا بھی دعویٰ کیا ہے جس کا ذکر آگے آنے والا ہے (سید نعمت اللہ الجزائری کی تاریخ وفات سنہ ۱۱۱۲ھ۔ علامہ باقر مجلسی کی سنہ ۱۱۱۱ھ۔ محقق باقر داماد سنہ ۱۰۴۱ھ۔ محقق طوسی سنہ ۴۶۰ھ اور شیخ مفید کی سنہ ۴۱۳ھ ہے)

پاکستان کے شیعہ علماء بھی تحریف کے قائل ہیں

ایک شیعہ مجتہد مولوی محمد حسین صاحب ڈھکو فاضل عراق (مقیم سرگودھا) بظاہر دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ شیعہ خیر البریہ قرآن کریم کو خدا کی آخری کتاب الہامی اور صحیفہ ربانی اور اسلام اور پیغمبر اسلام کی صداقت کا معجزہ مانتے ہیں۔ اسی قرآن کو پڑھتے اور پڑھاتے ہیں۔ اسی کے اوامر و نہی پر عمل درآمد کرتے ہیں۔ اسی

www.jimmpak.tk

کی تفسیریں لکھتے ہیں۔ الخ (تجلیات صداقت ص۲۰) لیکن اس کے باوجود ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اصل قرآن مجید میں بارہ اماموں کے نام وغیرہ بھی تھے لیکن جامعین قرآن نے بعد میں ان کو قرآن سے نکال دیا۔ چنانچہ بعنوان "ایک مشہور اعتراض" لکھتے ہیں "کہا جاتا ہے کہ اگر مسئلہ امامت اس قدر اہم تھا کہ جتنا شیعہ حضرات خیال کرتے ہیں تو خداوند عالم نے ائمہ کے اسمائے گرامی صراحتاً قرآن میں کیوں نہ ذکر کر دیئے تاکہ مسلمانوں کا اس مسئلہ میں اختلاف ختم ہو جاتا اور سب مسلمان ایک مسلک میں منسلک ہو جاتے۔ اس کا الزامی جواب دینے کے بعد لکھتے ہیں:۔

حلّی اور تحقیقی جواب یہ ہے کہ فریقین کی بعض روایات کے مطابق ائمہ اطہار علیہم السلام کے اسمائے گرامی قرآن مجید میں موجود تھے مگر جمع قرآن کے وقت انہیں نظر انداز کر دیا گیا۔ چنانچہ یہاں بھی تفسیر صافی ص۹ مقدمہ ششم طبع ایران بحوالہ تفسیر عیاشی حضرت امام جعفر صادق سے مروی ہے فرمایا۔ لَوْ قُرِئَ الْقُرْاٰنُ كَمَا اُنْزِلَ لَاَلْفَيْتُمُوْنَا فِيْهِ مُسَمَّيْنَ۔ اگر قرآن کو اس طرح پڑھا جاتا جس طرح وہ نازل ہوا تھا تو تم اس میں ہمیں نام بنام موجود پاتے (اثبات امامت طبع دوم ص۱۲۳)

علاوہ ازیں ڈھکو صاحب اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ:۔ ہاں یہ درست ہے کہ ہمارے بعض علمائے کرام تحریف کے قائل ہیں (احسن الفوائد ص۵۰۳) ڈھکو صاحب خود بھی قائل ہو گئے کہ قرآن میں بارہ اماموں کے نام تھے لیکن جمع قرآن کے وقت نکال دیئے گئے اور اپنے بعض علمائے کرام کا تحریف قرآن کا قائل ہونا بھی تسلیم کر لیا۔ اور وہ علمائے شیعہ جو تحریف قرآن کے قائل ہیں ان کو قابل احترام بھی قرار دے رہے ہیں حالانکہ ان کو کافر کہنا چاہیئے ـــ چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔

میں بھی قرآن جیسی کتاب لکھ سکتا ہوں (مرزا احمد علی)	ایک مشہور شیعہ

مناظر مرزا احمد علی امرتسری ثم لاہوری اصفہانی نے اپنی کتاب الانصاف فی الاستخلاف میں لکھا تھا۔ حضرت عثمان کا قرآن کی نقلوں کو پھیلانا مسلم لیکن یہی ترتیب قرآن ان کی غفلت از اسلام کو طشت از بام کرتی ہے اگر وہ حضرت علیؓ کے جمع شدہ قرآن کو رائج کر لیتے تو ان پر کوئی الزام عائد نہ ہوتا ہم نمونہ کے طور پر اس ترتیب کی چند غلطیوں کو ظاہر کرتے ہیں الخ آخر میں مرزا احمد علی نے صاف لکھدیا کہ:- اگر متروک محاوروں کو بھی معجزہ کہا جائے تو بس خیر پھر تو میں بھی ایک ایسی کتاب لکھ سکتا جو پرانے محاورات کو شامل ہو اور وہ معجزہ ہو گا بس حضور یہی آپ کے حضرت عثمانؓ کی کارروائی ہے۔ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ سے رسول اللہ مراد ہے اور مرزا احمد علی کی اس کتاب پر مشہور شیعہ مجتہد علی حائری لاہوری کی بھی تقریظ درج ہے۔ عبرت۔ عبرت۔ عبرت

ماہنامہ خیر العمل اور تحریف قرآن

ایک شیعہ ماہنامہ خیر العمل لاہور ہیڈ آفس ۶۶- قاسم روڈ سمن آباد لاہور، زیر سرپرستی قائم آل محمد

اس کے نگران اعزازی مشہور شیعہ عالم مرزا یوسف حسین صاحب ہیں۔ اس کے مدیر اعلیٰ ڈاکٹر عسکری بن احمد ہیں جو مرزا احمد علی امرتسری مذکور کے جانشین (خلف) ہیں۔ انہوں نے خیر العمل نومبر ۱۹۸۱ء کے اداریہ بعنوان "فتنہ برگزیدگان اولی الالباب" میں موجودہ قرآن کی لفظی اور معنوی غلطیاں نکال کر تحریف کا صاف اقرار کیا ہے چنانچہ ایڈیٹر مذکور کے مضمون کے اقتباسات حسب ذیل ہیں:-

(۱) بہر حال کتاب بندی کے مراحل عہد ثلاثہؓ میں ہوئے اور حاملین قرآن نے وہ قرآن جمع کیا جو آج کل ہمارے ہاتھوں میں ہے اور اسی کو سرکاری طور پر رائج کیا۔ لہذا اسے مصحف عثمانی کہنا چاہیئے۔ پاکستان بننے سے پہلے لاہور میں جتنی طباعت ہوتی تھی وہ گلاب سنگھ کے پرنٹنگ پریس میں ہوتی تھی۔ اگرچہ حضرت علیؓ کے مرتب کئے

ہوئے قرآن کو سرکاری طور پر مسترد کر دیا گیا تھا۔ مگر انہوں نے اپنی ظاہری خلافت کے دور میں بھی اُسے رائج کرنے کی کوشش نہ کی۔ مگر انہوں نے یہ اہتمام ضرور کیا کہ مفسرین قرآن کی ایک جماعت بنائی جس نے قرآن مجید کے معانی و مطالب کو ماثورہ روایات اور احادیث سے محفوظ کر لیا۔ اور وہ بتلاتے چلے گئے کہ اس جمع شدہ قرآن میں ترکیب ترتیب اور آیات کی تقدیم و تاخیر میں کیا کیا خرابی ہوئی ہے۔ سہواً یا عمداً۔ بہر حال ایک ایک الٹ پلٹ کی خبر مفسرین متقدمین نے دی ہے۔

(۲) یہ الٹ پلٹ اتفاقاً ہوئی ہو۔ یا غفلتاً۔ عمداً یا التزاماً۔ مگر اس سے کلام اللہ میں مبحث خلط ملط ہو کر رہ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا انکشاف اپنے کلام میں کر رکھا ہے سورۃ الفتح پ ۲۶ میں اللہ تعالیٰ نے اطلاع دی ہے۔ يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ۔ یہ لوگ ارادہ رکھتے ہیں کہ اللہ کے کلام کو بدل ڈالیں۔

(۳) قُلْ فَاْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وغیرہ آیات کے متعلق مدیر مذکور نے لکھا ہے آج بھی اللہ کا یہ چیلنج قرآن و اللہ و رسول اللہ کی تکذیب کرنے والوں کے لئے قائم ہے مگر جامعین قرآن کی غلط ترتیب سے یہ غیر منطقی بلکہ قدرے مضحکہ خیز بن گیا ہے۔ اس غیر منطقی ہونے کا الزام اللہ تعالیٰ پر دھرنے کی بجائے یہی بہتر ہے کہ جامعین و مرتبین پر اسے دھرا جائے جنہوں نے اِدھر کی آیت کو اُدھر جوڑ دیا اور اُدھر والی کو اِدھر، تاریخ یہ بتلانے سے قاصر ہے کہ کتنے مکذبین کی اصلاح میں یہ الٹ ترتیب مانع ہوئی۔ اور اللہ پر کیا کیا الزام انہوں نے دھرے۔

(۴) آیت وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ (البقرہ پارہ ۲ آیت ۱۸۴) جس کو طاقت ہو اور وہ روزہ نہ رکھے اسے ایک مسکین کو کھانا کھلانا چاہیئے ـــــــ ایسا حکم اللہ اور رسول کا نہیں ہو سکتا۔ کاتبین وحی اور جامعین وحی کی بھول چوک

یا عمداً یہاں سے لفظ لا چھوٹ گیا ہے۔ سب مفسرین کا اتفاق ہے کہ اس آیت میں یُطِیقُوْنَہٗ دراصل لَا یُطِیقُوْنَہٗ ہے یعنی جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں۔ وہ فدیہ روزہ دیں۔ اسی طرح سورہ الانفال پ ۹ آیت ۲۷ میں حکم اللہ تعالیٰ ہے۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِکُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ —— اس آیت کریمہ میں بھی کاتبین وجامعین تَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِھِمْ سے لَا کو بھول گئے یا عمداً چھوڑ گئے —— اس حذف نے کتنے کتنوں کو گمراہ کیا ہوگا۔ اور کتنے گمراہ فرقے بنے ہوں گے بیچ ان مسائل قرآنیہ کے۔

(۴) سورۃ الحجر پ ۱۴۔ آیت ۴۱ میں قول باری تعالیٰ ہے۔ قَالَ ھٰذَا صِرَاطٌ عَلَیَّ مُسْتَقِیْمٌ ۝ اللہ نے کہا کہ میرے اوپر ہے جو ایک راستہ وہ سیدھا ہے —— یہ آیت دراصل یوں ہے ھٰذَا صِرَاطُ عَلِیٍّ مُسْتَقِیْمٌ۔ یہ علی کی راہ (ہی) سیدھی ہے —— سورۃ الصّٰفّٰت میں قول باری تعالیٰ سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ ہے اس پر بھی علماء مفسرین غلطاں ہیں کہ یہ اِلْیَاسِیْن کیا ہے۔ عبداللہ بن عباس کی تفسیری روایت بھی کتب احادیث وتفاسیر میں ہے کہ اِلْیَاسِیْن دراصل آل یٰسین ہے۔ اور یٰسین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ میں سے ایک ہے۔

(۵) آیت وَکَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ (سورۃ الاحزاب) کے متعلق لکھا ہے کہ اس کے بعد بِعَلِیٍّ تھا۔ لیکن موجودہ مصحف عثمانی سے لفظ بِعَلِیٍّ غائب ہے —— قرآن بین الدفتین کو جمع کرنے والوں اور اس پر اعراب واوقاف لگانے والوں کا مطمح نظر بڑی آسانی سے سمجھ میں آجاتا ہے جب یہ سمجھ لیں کہ سقیفائی خلافتوں کی مد مقابل وہی شخصیت تھی جسے آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد خلافت پر نصب و مقرر کیا تھا یعنی علی بن ابی طالب علیہ السلام

لہذا ان کے متعلق آیات پر ہی سقیفائی رندہ پھیرا گیا اور ایک موٹا قرآن تیار کیا گیا جس میں فضائل علی کی صفائی کی گئی ہو۔

(۴) تنزیل قرآن میں بنو امیہ اور دوسرے قریش کے سر منافقین کے بدنام نازل ہوئے تھے جو مصحف عثمانی سے مفقود ہیں قرآن میں اگر ایک دشمن رسول (یعنی ابولہب) کا نام آگیا ہے تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہ تھی کہ رسول اللہ کے جو جانی دشمن تھے ان کے اسمائے نامبارک کو بتلانے سے پرہیز کرتا ابولہب ہاشمی نے اگر صرف زبانی کلامی دشمنی کی تھی اس کا نام ہی نہیں بلکہ ایک مکمل سورۃ اللہب نازل ہو گیا۔ اس کی بیوی حمالۃ الحطب (ابوسفیان کی بہن ام جمیل) کا ذکر نام لئے بغیر آگیا بخلاف اس کے جو دشمنان رسول کے بدناموں کا قرآن میں ذکر نہیں ہے جنہوں نے رسول اللہ کی ہتک حرمت کی اور آپ کو لہولہان کر دیا اور آپ کو ضربات شدید پہنچائیں اور آپ کے اعضاء کو توڑ دیا یعنی دندان مبارک کو شہید کر دیا سنت اللہ اور اسلوب قرآن کا تقاضا تو یہ ہے کہ ان کے ناموں پر بھی مکمل مکمل سورے نازل ہوتے ——— اُولُوا الْاَلْبَاب کے لئے قطعاً مشکل نہیں کہ وہ عقل دوڑا کر سمجھ لیں کہ اہل حسبنا اور سقیفائی خلیفے چونکہ خود قریشی تھے اور جامع القرآن خود اموی تھا اس لئے احترام خلافت کو برقرار رکھنے کیلئے قرآن حقیقی کے نوخیزوں نے قریشی اور اموی موذیان رسول کے بدناموں کو خارج دفتر کر دیا۔ کیونکہ مفسرین نے اس کا بھانڈہ پھوڑ دیا الخ

کیا حکومت قرآن کی حفاظت چاہتی ہے

تحریف قرآن کے متعلق مذکورہ مضمون میں ڈاکٹر عسکری بن احمد نے کھل کر اپنا عقیدہ واضح کر دیا ہے اور تقیہ کے نام پڑں

کو چاک کر دیا ہے دراصل یہی تمام شیعہ امامیہ کا عقیدہ ہے مگر بعض تقیہ سے کام لے کر کہہ دیتے ہیں کہ قرآن میں تحریف نہیں ہوئی) عسکری نے موجودہ قرآن کے متعلق جو ہرزہ سرائی کی ہے کیا کوئی ہندو، عیسائی اور یہودی اس سے زیادہ کر سکتا ہے۔ کیا قرآن کے متعلق اس قسم کا مضمون لکھنے والا منکر قرآن اور کافر نہیں ہے۔ نہ صرف خلفائے ثلثہ اور جامعین قرآن بلکہ اس نے یہ لکھ کر کہ :- اگرچہ حضرت علیؓ کے مرتب کئے ہوئے قرآن کو سرکاری طور پر مسترد کر دیا گیا تھا۔ مگر انہوں نے اپنی ظاہری خلافت کے دور میں بھی اسے رائج کرنے کی کوشش نہ فرمائی"۔ خود اپنے ہاتھوں حضرت علیؓ کی اس خلافت و امامت پر زد نہیں پھیر دیا۔ جس کا اعلان شیعہ امامیہ اپنے کلمہ و اذان میں خلیفہ بلا فصل سے کیا کرتے ہیں، کیا حب علی کی آڑ میں مدیر مذکور نے اپنی قرآن دشمنی کا ثبوت پیش نہیں کر دیا۔ اور حیرت ہے کہ یہ مضمون لاہور کے ایک ماہنامہ میں نومبر کے تازہ پرچہ میں شائع کیا گیا ہے جبکہ مسلم لیگ بلدیاتی الیکشن میں اپنی کامیابی پر شادیانے بجا رہی ہے۔ نفاذ اسلام کا وعدہ کیا جا رہا ہے۔ اور اس موجودہ قرآن کا متفقہ ترجمہ کرنے کیلئے سنی و شیعہ علماء کی کمیٹی کی تجویز پاس کی جا چکی ہے۔ ہمارا سوال ہے کہ یہ علماء کس قرآن کا متفقہ ترجمہ کریں گے کیا حضرت علی کا اصلی جمع کردہ قرآن حضرت امام مہدی کی غار سے لایا جائے گا۔ یا اسی موجودہ قرآن کا ترجمہ کیا جائے گا۔ جو شیعوں کے نزدیک لفظی اور معنوی اغلاط کا مجموعہ ہے اور جو ان کے نزدیک مصحف عثمان ہے نہ کہ مصحف قرآن۔ یہ امر انتہائی تعجب خیز ہے کہ جو حکومت پاکستان کا متفقہ آئین نہیں بنا سکتی۔ جس کا ایم آر ڈی اور پیپلز پارٹی وغیرہ سے سیاسی اور ملکی اتحاد نہیں ہو سکتا وہ قرآن پر سنی و شیعہ کو کیونکر متحد کرنے کا دعویٰ کر سکتی ہے۔

Www.Ahlehaq.com
www.jmmpak.tk

ایران کا تحریف شدہ قرآن

پاکستان کے روزناموں میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ:- حکومت پنجاب نے ادارہ سازمان چیپ انتشارات جاویداں (ایران) کا شائع کردہ قرآن پاک نمبر ۳۴ کی تمام کاپیاں اعراب (زیر زبر پیش) کی اغلاط جو قرآن پاک کے مصدقہ اور قابل قبول نسخہ کے خلاف ہے کی بناء پر ضبط کرلی ہیں اس سے پاکستان میں مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں حکومت نے قرآن پاک نمبر ۳۴ کی تمام کاپیاں بھی فوری طور پر ضبط کر لی ہیں (روزنامہ مشرق لاہور ۱۲ دسمبر ۱۹۸۷ء) ہم حکومت کو اس جراتمندانہ اقدام پر مبارکباد دیتے ہیں۔ اور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ بتلائے کہ ایرانی قرآن میں کس قسم کی غلطیاں تھیں جن کی بناء پر حکومت نے اس کو فوری طور پر ضبط کرلیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس میں صرف اعراب کی غلطیاں نہ ہوں گی۔ بلکہ بعض آیات کا اضافہ بھی ہوگا۔ اور بعض کو غالباً حذف بھی کردیا ہوگا۔ بہرحال ایران کا مطبوعہ قرآن بھی اس امر کی دلیل ہے کہ شیعہ امامیہ کا اس موجودہ قرآن مجید پر ایمان نہیں ہے اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ تدریجاً قرآن کے ایسے نسخے وہ شائع کرتے رہیں جن میں تحریف ہو۔ اور بالآخر موجودہ صحیح اور محفوظ قرآن مجید کے مقابلہ میں ایک اور قرآن بھی پاکستان میں رائج ہو جائے۔

متفقہ ترجمہ قرآن کی تجویز دین الٰہی سے خطرناک ہے

ایران کے مطبوعہ غلط قرآن کے پیش نظر تو حکومت کو متفقہ ترجمہ قرآن کی سابقہ تجویز واپس لے لینی چاہیئے۔ قرآن مجید قیامت تک کی نسل انسانی کے لئے کتاب ہدایت ہے لیکن اہل باطل اسی قرآن سے فریب دیتے ہیں چنانچہ نہ صرف شیعہ بلکہ

www.Ahlehaq.com
www.jimmpak.tk

Www.AhlehaQ.Com

مرزائیوں نے بھی اس کا ترجمہ لکھا ہے اور اس کی تفسیریں شائع کی ہیں اور وہ اسی قرآن سے مرزا غلام احمد قادیانی دجال کی نبوت یا مہدیت ثابت کرتے ہیں اسی قرآن سے وہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی وفات ثابت کرتے ہیں لعیاذ باللہ تو کیا حکومت قادیانی اور اہل سنت علماء پر مشتمل کوئی ایسی کمیٹی قائم کر سکتی ہے جس کا ترجمہ دونوں کیلئے قابل قبول ہو۔ ہرگز نہیں۔ تو اسی طرح شیعہ بھی اپنے عقائد باطلہ کو قرآن سے ہی ثابت کرتے ہیں۔ ان کا عقیدہ امامت بھی عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہے لیکن اس کے باوجود وہ کتنی آیات سے امامت کے ثبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ تو جس طرح مرزا قادیانی آنجہانی اور اس کے پیروکاروں اور علمائے اہلِ السنت والجماعت کا ترجمہ قرآن متفقہ نہیں ہو سکتا۔ (حالانکہ قادیانی قرآن کی تحریف کے قائل نہیں ہیں) اسی طرح اہل سنت اور اہلِ تشیع کا ترجمہ قرآن بھی متفقہ طور پر ناممکن ہے جبکہ شیعہ تحریف قرآن کے بھی قائل ہیں۔

بہرحال حکومت کی بحث تجویز صراحتاً مداخلت فی الدین کا حکم رکھتی ہے اور یہ مغل شاہنشاہ اکبر کے دین الٰہی سے بھی خطرناک ہے۔ اکبر نے بھی سیاستاً مسلمانوں اور ہندوؤں کو متحد کرنے کے لئے دین الٰہی کی تجویز بنائی تھی تاکہ مسلم اور ہندو کا امتیاز مٹ جائے۔ معاذ اللہ۔ لیکن ہندو کھلا کافر تھا جس کی وجہ سے کوئی مسلمان ہندومت اور اسلام کے متحد ہونے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے اس کا دین الٰہی رائج نہیں ہو سکا۔ لیکن شیعہ اسلام کا قائل ہے حُبِ علیؓ اور حُبِ حسنینؓ کا بھی دعویٰ کرتا ہے اس نے متفقہ ترجمہ سے یہ دھوکا ہو سکتا ہے کہ سُنی و شیعہ میں اصولاً کوئی اختلاف نہیں ہے۔

حالانکہ شیعہ فرقہ قرآن کی تحریف کا قائل ہے اور اسی بنا پر وہ پہلے تین خلفا راشدینؓ

امام الخلفاء حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم اور صحابہ کرام کی اکثریت کو غیر مومن اور منافق و کافر قرار دیتا ہے۔ حتیٰ کہ رحمت للعالمین خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات امہات المومنین میں سے بخصوصیت وہ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما کے ایمان کا بھی قائل نہیں ہے۔

خلفائے ثلاثہؓ مومن نہ تھے (ڈھکو)

ایک شیعہ مجتہد مولوی محمد حسین ڈھکو (مقیم سرگودہا) نے لکھا ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ ہمارے اور ہمارے برادران اسلامی میں اس سلسلہ میں جو کچھ نزاع ہے وہ صرف اصحاب ثلاثہ کے بارے میں ہے۔ اہل السنت ان کو بعد از نبی تمام اصحاب اور امت سے افضل جانتے ہیں اور ہم ان کو دولتِ ایمان و ایقان اور اخلاص سے تہی دامن جانتے ہیں۔ (تجلیات صداقت ص۱۰۲ ناشر انجمن حیدری چکوال)

اور یہی مصنف ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے متعلق لکھتا ہے۔ باقی رہا مؤلف (یعنی مؤلف کتاب آفتاب ہدایت) کا یہ کہنا کہ عائشہ مومنوں کی ماں ہیں ہم نے ان کے ماں ہونے کا انکار کب کیا ہے مگر اس سے ان کا مومنہ ہونا تو ثابت نہیں ہوتا ماں ہونا اور ہے اور مومنہ ہونا اور (ایضاً تجلیات صداقت ص۴۹۳)

خلفائے ثلاثہؓ اپنے جھنڈوں کے ساتھ جہنم میں جائیں گے (شیعہ ترجمہ قرآن)

پ ۴۔ سورۃ آل عمران کی آیت ۱۰۶ یَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ (جس دن بعض چہرے سفید و نورانی ہوں گے اور کچھ منہ کالے ہو جائیں گے) کی تفسیر میں شیعہ مفسر مولوی امداد حسین کاظمی لکھتا ہے۔ تفسیر صافی ص۹۱ پر تفسیر قمی کے

حوالہ سے منقول ہے کہ جب یہ آیت یَوۡمَ تَبۡیَضُّ وُجُوۡهٌ وَّتَسۡوَدُّ وُجُوۡهٌ ۔ نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ قیامت کے دن میری امت پانچ جھنڈوں کے ساتھ آئے گی۔ ایک جھنڈا اس امت کے گوسالہ کا ہوگا۔ میں ان سے سوال کروں گا کہ میرے بعد میرے ثقلین کے ساتھ تم نے کیا سلوک کیا (ثقلین یعنی قرآن اور اہل بیت جن کے بارے میں آپ نے وصیت فرمائی تھی) وہ جواب دیں گے کہ ثقل اکبر (قرآن) میں تو ہم نے تحریف کی۔ اور اسے پس پشت ڈال دیا اور ثقل اصغر (اہل بیت رسول) سے ہم نے دشمنی کی اور ان سے بغض رکھا۔ اور ظلم کیا۔ میں کہوں گا تم بھوکے پیاسے جہنم میں جاؤ۔ تمہارے منہ کالے ہوں۔ پھر دوسرا جھنڈا اس امت کے فرعون کا میرے پاس آئے گا اور میں ان سے پوچھوں گا۔ کہ تم نے میرے بعد ثقلین کے ساتھ کیا برتاؤ کیا وہ جواب دیں گے کہ ثقل اکبر میں تو ہم نے تحریف کی اور اسے پھاڑ ڈالا اور اس کی مخالفت کی۔ ثقل اصغر کی بابت یہ ہے کہ ہم نے ان سے دشمنی کی اور ان سے لڑے تو میں ان سے کہوں گا کہ تم بھی جہنم میں پیاسے چلے جاؤ اور تمہارا منہ بھی کالا ہو۔ اس کے بعد تیسرا جھنڈا اس امت کے سامری کا آئے گا۔ ان سے بھی میں یہی سوال کروں گا۔ کہ تم نے میرے بعد میرے ثقلین سے کیا برتاؤ کیا۔ وہ جواب دیں گے ہم نے ثقل اکبر کی نافرمانی کی اور اسے چھوڑ دیا۔ اور ثقل اصغر کی ہم نے نصرت چھوڑ دی اور ان کو ضائع کر دیا۔ تو میں ان سے کہوں گا کہ تم بھی جہنم میں پیاسے جاؤ اور تمہارا بھی منہ کالا ہو۔ اس کے بعد چوتھا جھنڈا ذوالثدیہ کا آئے گا۔ جس کے ساتھ شروع سے آخر تک کل خارجی ہوں گے میں ان سے بھی یہ سوال کروں گا کہ میرے بعد ثقلین کے ساتھ تم نے کیا کیا۔ وہ کہیں گے کہ ثقل اکبر کو تو ہم نے پھاڑ ڈالا اور اس سے علیحدہ رہے اور ثقل اصغر کے ساتھ ہم لڑے اور ان کو قتل کیا۔ میں انہیں کہوں گا جاؤ جہنم میں پیاسے چلے جاؤ پھر پانچواں جھنڈا امام المتقین سید الوصیین قائد الغر المحجلین وصی رسول رب العلمین کا میرے

www.ahlehaq.com
www.jmmpak.tk

پاس آؤ گے تو میں ان سے دریافت کروں گا کہ میرے بعد ثقلین کے ساتھ تم کس طرح پیش آئے تو وہ جواب دیں گے کہ ہم نے ثقل اکبر کی پیروی کی اور ثقل اصغر سے ہم نے محبت اور موالات کی اور ہم نے ان کو یہاں تک مدد دی کہ ان کیلئے ہمارے خون تک بہائے گئے پس میں ان سے کہوں گا کہ تم سیر و سیراب ہو کر نورانی چہرہ بن کر جنت میں چلے جاؤ۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیتیں تلاوت فرمائیں

تبصرہ مذکورہ آیت کے تحت شیعہ مفسر مولوی مقبول احمد دہلوی نے یہی پانچ جھنڈوں والی من گھڑت روایت نقل کی ہے اور اس میں انہوں نے گوسالہ کے بعد بریکٹ میں (ابوبکر) اور فرعون کے بعد (عمر) اور سامری کے بعد عثمان بھی لکھ دیا ہے یعنی یہ روایت خلفائے ثلاثہ کے بارے میں ہے۔

(۲) جہاں اس روایت میں قرآن کے پیچھے ان موعودہ خلفائے راشدین کو جہنمی قرار دیا ہے وہاں ان کے فرضی جواب کے ذریعہ یہ بھی وضاحت کر دی ہے کہ قرآن میں تحریف ہوئی ہے۔ حالانکہ خلفائے راشدین پر تو یہ کھلا بہتان ہے لیکن اس سے شیعوں کا عقیدہ تحریف قرآن صاف طور پر ثابت ہو جاتا ہے۔

(۳) ثقل اکبر سے مراد قرآن ہے تو بالفرض اگر خلفائے ثلاثہ نے قرآن کی مخالفت کی ہے تو کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قرآن کی مخالفت نہیں کی جبکہ حسب عقیدہ شیعہ انہوں نے اصلی قرآن کو قیامت تک کے لئے غائب کر دیا ہے۔ تو شیعوں نے کس اصلی قرآن کا منہ دیکھا ہے۔ اور اس پر عمل کیا ہے جس کی وجہ سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جھنڈے کے سایہ میں جنت میں جائیں گے۔ کیا حضرت علی المرتضیٰ کو شیعہ عقیدہ کے تحت قرآن کو غائب کرنے کی سزا نہ ملے گی (والعیاذ باللہ)

حکومت کچھ تو سمجھے

جب شیعوں نے تحریف قرآن اور عداوتِ صحابۂ خلفائے راشدین و امہات المؤمنین رضی اللہ عنہم اجمعین کے بارے میں اپنے عقائد نہ صرف دوسری تصانیف میں بلکہ ترجمہ و تفسیر قرآن میں واضح کر دیئے ہیں تو بجائے اس کے کہ ان کی اس قسم کی کتابوں اور تفسیروں کو ضبط کیا جائے اور ان کے مصنفین کو عبرتناک سزا دی جائے۔ حکومت ان کی سرپرستی کرتی ہوئی امت مسلمہ کو یہ باور کرانا چاہتی ہے کہ سوادِ اعظم اہل السنت والجماعت اور شیعہ امامیہ کا اختلاف صرف فروعی ہے اور اصول و عقائد اسلام میں اور ترجمہ قرآن میں ان کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ کیا اس سے زیادہ بھی کوئی دین اسلام اور قرآن سے مذاق ہو سکتا ہے۔ ہم حکومت سے ناصحانہ طور پر کہتے ہیں کہ وہ اپنی سیاسیات کے دائرہ میں ہی رہے اور دینِ حق اور قرآن مجید کو یوں تختۂ مشق بنانے سے اجتناب کرے۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ

خادمِ اہلسنت **مظہر حسین** غفرلہ

خطیب مدنی جامع مسجد چکوال و امیر تحریک خدام اہلسنت پاکستان

۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۸ھ

۲۸ دسمبر ۱۹۸۷ء

www.ahlehaq.com
www.ahlehaq.com www.ahmpak.tk

خدام اہلسنت کی دعا

از حضرت مولینا قاضی مظہر حسین صاحب بانی تحریک خدام اہل سنت پاکستان

۲ محرم ۱۳۹۳ھ — ۶ فروری ۱۹۷۳ء

خدایا اہلِ سنت کو جہاں میں کامرانی دے
خلوص و صبر و ہمت اور دیں کی حکمرانی دے

تیرے قرآن کی عظمت سے پھر سینوں کو گرمائیں
رسول اللہ کی سنت کا ہر سو نور پھیلائیں

وہ منوائیں نبی کے چار یاروں کی صداقت کو
ابوبکرؓ و عمرؓ ۔ عثمانؓ و حیدرؓ کی خلافت کو

صحابہؓ اور اہل بیتؓ سب کی شان سمجھائیں
وہ ازواجِ نبیؐ پاک کی ہر شان منوائیں

حسنؓ کی اجتبیٰ کی پیروی بھی کر عطا ہم کو
تو اپنے اولیاء کی بھی محبت دے خدا ہم کو

صحابہؓ نے کیا تھا پرچم اسلام کو بالا
انہوں نے کر دیا تھا روم و ایراں کو تہ و بالا

تیری نصرت سے پھر ہم پرچم اسلام لہرائیں
کسی میدان میں بھی دشمنوں سے ہم نہ گھبرائیں

تیرے محسن کے اشارے سے ہو پاکستان کو حاصل
عروج و فتح و شوکت اور دیں کا غلبہ کامل

ہوا[۱] آئینی تحفظ ملک میں ختمِ نبوت کو
مٹا دیں ہم بھی تیری نصرت سے انگریزی نبوت کو

تو سب خدام کو توفیق دے اپنی عبادت کی
رسولِ پاکؐ کی عظمت، محبت اور اطاعت کی

ہماری زندگی تیری رضا میں صرف ہو جائے
تیری راہ میں ہر اک سنی مسلماں فنا ہو جائے

تیری توفیق سے ہم اہل سنت کے رہیں خادم
ہمیشہ دینِ حق پر تیری رحمت سے رہیں قائم

نہیں مایوس تیری رحمتوں سے مظہرِ ناداں
تیری نصرت ہو دنیا میں قیامت میں تیری غفراں

۱ے الحمد للہ تمام مسلمانوں کا یہ متفقہ مطالبہ منظور ہو چکا ہے اور آئین پاکستان میں قادیانی و لاہوری مرزائیوں کے دونوں گروہوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا ہے۔

www.Ahlehaq.com
www.jmmpak.tk
Tel: 7211248